سوال

(489) کیا عورت اپنے چہرے سے بال اتار سکتی ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

علی پور سے اسرار احمد سوال کرتے ہیں کہ حدیث میں عورت کے لیے ماتھے کے نوچنے کی ممانعت آئی ہے کیا عورت مونچھوں کے بال اتار سکتی ہے؟ کیوں کہ اس جگہ بال بد نما لگتے ہیں نیز کیا غیر ضروری بالوں کی صفائی کے بعد غسل کرنا لازمی ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

زمانہ جاہلیت میں عورتیں اپنے حسن کو نکھارنے کے لیے بہت سے مصنوعی اور غیر فطری امور سر انجام دیتی تھیں چنانچہ ایسا کرنا دین اسلام کے مزاج کے خلاف تھا لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام امور پر پابندی لگاتے ہوئے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو سرمہ بھرنے اور بھروانے والی ہیں غیر ابرو کے بال نوچنے والی حسن کی خاطر دانتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والی اور اللہ کی ساخت کو تبدیل کرنے والی ہیں۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے ابن جریر طبری رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ عورت کو اپنی ساخت وخلقت تبدیل کرنا جائز نہیں ہے البتہ کسی تکلیف کے پیش نظر تبدیلی لائی جا سکتی ہے اسی طرح اگر عورت کے چہرے پر داڑھی آجائے یا مونچھیں اگ آئیں تو ان کا نوچنا بھی جائز نہیں ہے۔(فتح الباری: 10/377)

امام نووی رحمة اللہ علیہ اس کا تعاقب کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "حسن کی خاطر ابرو کے بال نوچنے حرام ہیں تاہم اگر عورت کی داڑھی یا مونچھیں اگ آئیں تو ان بالوں کو زائل کرنا حرام نہیں ہے بلکہ ہمارے نزدیک مستحب ہے۔ (شرح مسلم: 14/106 طبع مصر)

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے اس پر یہ شرط لگائی ہے کہ ایسا کرنے سے پہلے اپنے خاوند سے اجازت لی جائے۔ (فتح الباری)

ہمارے نزدیک اس طرح کی پابندی لگانا درست نہیں کیوں کہ اس سے ایک تو عورتوں کی نسوانیت مجروح ہوتی ہے پھر یہ پابندی اس حدیث کی زد میں بھی آتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو مردوں جیسی شکل و شباہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اس لیے مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ عورتوں کے لیے مونچھوں وغیرہ کا زائل کر دینا جائز ہے اور اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے نیز غیر ضروری بالوں کی صفائی کے بعد غسل کرنا ضروری نہیں کیوں یہ بال پلید نہیں ہیں البتہ صفائی اور نظافت کے پیش نظر غسل کر لیا جائے تو بہتر ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:488